53

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY.
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ

سالانہ ۔ للعہ
ششماہی ۔ ...
سہ ماہی ۔ ...
ماہانہ ۔ ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸ شلنگ

نمبر ۹	مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء	یوم جمعہ	مورخہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے ۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن آج صبح کی ٹرین سے لاہور تشریف لے گئے ہیں ۔

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سرحد اپنے ہیڈ کوارٹر پشاور تشریف لے گئے ۔

نظارت دعوت وتبلیغ نے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب موگا کو پاکپتن برائے شمولیت جلسہ بھیجا ۔

افسوس عبدالرحمٰن پسر ماسٹر مامون خاں صاحب ایک عرصہ بعارضہ تپ دق بیمار رہنے کے بعد آج بعمر ۲۶ سال فوت ہوگیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور مرحوم قدیم قبرستان میں دفن کیا گیا ۔ کسی احمدی نے کسی قسم کی مزاحمت نہ کی ۔

ملک گل محمد صاحب مہاجر کا چھوٹا بچہ بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ یقین پر غالب نہیں آسکتا

"اے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی ۔ اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے ۔ جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے ۔ شائد تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے ۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں ۔ کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں ۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے ۔ تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے ۔ جو اٹھانا چاہیئے ۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے ۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے ۔ کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے ۔ وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے ۔ اور جس کو یقین ہے ۔ کہ اس کے کھانے میں زہر ہے ۔ وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے ۔ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے ۔ کہ اس فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے ۔ اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے ۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں ۔ اگر تمہیں خدا ۔ اور جزا سزا پر یقین ہے ۔" (کشتی نوح)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۶ و ۷ جولائی ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی و بذریعہ خطوط حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
	دستی بیعت		۱۷	فتح محمد صاحب	ریاست پٹیالہ
۱	خدیجہ بیگم صاحبہ	کلکتہ	۱۸	رحمت اللہ صاحب	کرنال
۲	بسم اللہ بیگم صاحبہ	پھلور	۱۹	صابر علی صاحب	ریاست پٹیالہ
	تحریری بیعت		۲۰	عبد المجید صاحب	”
۳	مستری عبد الغفور صاحب	ریاست پٹیالہ	۲۱	مسماۃ احمد بی صاحبہ	حیدرآباد
۴	محمد حنیف صاحب	” ”	۲۲	محمد ابراہیم صاحب	”
۵	مسماۃ چاند بیگم صاحبہ	ضلع جہلم	۲۳	مسماۃ رضا بی بی صاحبہ	پونچھ
۶	شیر محمد صاحب	برہما	۲۴	محمد صادق صاحب	سندھ
۷	محمد یونس صاحب	کشمیر	۲۵	کرم بی بی صاحبہ	”
۸	محمد غوث صاحب	بنگلور	۲۶	برکت بی بی صاحبہ	”
۹	عبد الحمید صاحب	ضلع بجنور	۲۷	بی بی صاحبہ	”
۱۰	ولایت بیگم صاحبہ	” شیخوپورہ	۲۸	رحیم بخش صاحب	”
۱۱	مسماۃ حاکم بی بی صاحبہ	” گوجرانوالہ	۲۹	عمر نشان صاحب	”
۱۲	رحمت اللہ صاحب	ریاست پٹیالہ	۳۰	عبد الستار صاحب	”
۱۳	مسماۃ مہدی بیگم صاحبہ	” ”	۳۱	خیر الدین صاحب	”
۱۴	عنایت اللہ صاحب	” ”	۳۲	ایک صاحب	”
۱۵	ہدایت اللہ صاحب	” ”	۳۳	ایس۔ اے۔ رحمٰن	مدراس
۱۶	مسماۃ مریم صاحبہ	” ”	۳۴	غلام محمد خاں صاحب	شملہ

فارم تشخیص آمد از یکم مئی ۱۹۳۶ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء

ابتدا فروری ۱۹۳۶ء میں سادہ فارم تشخیص آمد (جن پر ۳۶-۱۹۳۵ء کا بجٹ نقل کروا دیا گیا تھا) برائے خانہ پُری سال ۳۷-۱۹۳۶ء عہدیداران جماعت کی خدمت میں بھیجکر عرض کیا گیا تھا۔ کہ آخر فروری ۱۹۳۶ء تک مرکز میں مکمل کرکے بھجوا دیں۔ جس کو پانچ ماہ گذر چکے ہیں لیکن اس وقت تک ساڑھے سات سو جماعتوں میں سے صرف چار سو کے قریب ایسی جماعتیں ہیں۔ جنکی طرف سے فارم تشخیص ہو کر آئے ہیں۔

یہ رفتار بہت سست ہے۔ ایسی صورت میں جن جماعتوں سے اب تک بجٹ بھی وصول نہ ہوئے ہوں۔ جبکہ مالی سال کا ¼ حصہ ختم ہو چکا ہے۔ وصولی کی باقاعدگی کہاں رہ سکتی ہے۔ اس لئے میں ان جماعتوں کو جنہوں نے اپنے تشخیص فارم ۳۷-۱۹۳۶ء اب تک تشخیص کرکے ارسال نہیں فرمائے۔ بذریعہ **اعلان** ہذا جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جس قدر بھی جلدی ممکن ہو۔ اپنے اپنے بجٹ سال رواں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

امید ہے۔ کہ عہدیداران جماعت اپنے فرائض اور ذمہ واریوں کو محسوس کرتے ہوئے فارموں کی خانہ پُری باقاعدہ اور حسب ہدایات مطبوعہ بر پشت کرکے بہت جلد ارسال فرما کر مجھے دوبارہ یاد دہانی کا موقعہ نہ دیں گے:۔

(ناظر بیت المال قادیان)

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ کا انتقال

۵ جولائی اتوار کے دن صبح ۹ بجے والد مکرم شیخ غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل تھا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آپ نے بیعت کی تھی۔ قبلہ والد صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور زہد و اتقا کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ آپ صحابہ کرام کے نمونہ تھے۔ آپ کے انتقال پر چند احراری غنڈے لڑکوں نے چاہا۔ کہ میونسپل قبرستان میں آپ کی نعش کو دفن نہ کرنے دیا جائے۔ چونکہ مرحوم کے بڑے لڑکے مولانا عبد المجید خاں صاحب سالک مدیر انقلاب کی آمد کا انتظار تھا۔ اس لئے لاش کو رات بھر برف میں رکھا گیا۔

احمدی احباب نے میونسپل قبرستان میں رات کو قبر کھودنی چاہی۔ تو چند احراری لونڈے جو رات بھر شہر میں ادھر اُدھر آوازہ پھبتے رہے۔ قبرستان میں آگئے۔ اور قبر کھودنے سے منع کیا۔

دولت پور کے بھائیوں نے سالک صاحب سے کہا۔ کہ ہم مرحوم کی نعش اپنے موضع میں دفن کرنا چاہتے ہیں۔ دولت پور پٹھانکوٹ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی اکثریت ہے۔ وہاں کے احباب کی اس خواہش کے مطابق نعش کو ۶ جولائی کی صبح کو دولت پور پہنچایا گیا۔ چودھری نذیر احمد صاحب بی۔ اے۔ چودھری منگا صاحب چودھری غلام حسین صاحب شیخ نور الدین صاحب بھائی عبد الرحمٰن صاحب اور چودھری غلام محمد صاحب نے نہایت خلوص کا اظہار کیا۔ ۸ بجے کے قریب مرحوم کو دفن کیا گیا۔ احباب مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کریں اور جنازہ غائب پڑھیں۔ مرحوم کے لڑکوں مولانا سالک صاحب عبد المجید خاں عارف۔ عبد الرؤف ساحر بی۔ اے اور خاکسار کیلئے دعا کی جائے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق دے۔ اور ہم مرحوم کے نقشِ قدم پر چلیں:۔ (غمزدہ۔ عبد الجلیل عشرت بی۔ اے (آنرز))

ایک احمدی بچی کی نیک مثال

ہمیں اشاعت فنڈ میں ایک روپیہ ایک احمدی بچی عزیزہ بیگم تونڈی چک ۳۱۷ ع ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ یہ رقم اگرچہ معمولی ہے لیکن اس بچی کے اخلاص کے پیش نظر جس نے ایک ایک پیسہ کرکے اسے جمع ۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۵ھ

دُنیا کی حکومتیں اپنی تباہی کے سامان آپ پیدا کر رہی ہیں

دُنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کی لیگ نے جو دُنیا میں امن قائم رکھنے اور مظلومین کی حمایت کرنے کی دعویدار ہے۔ ابی سینیا کے معاملہ میں جس دھوکہ دہی۔ اور بُزدلی کا اظہار کیا ہے۔ وُہ تاریخِ عالم کا ایک نہایت ہی شرمناک باب ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اگر شاہ ابی سینیا لیگ پر بھروسہ نہ کرتا۔ اور لیگ اُسے یہ یقین نہ دلاتی۔ کہ ابی سینیا پر اٹلی کو جابرانہ قبضہ نہیں کرنے دیا جائے گا۔ تو آج اس کی۔ اور اس کے ملک کی وُہ حالت نہ ہوتی جو ہو چکی ہے۔ اٹلی نے بار بار اس کے سامنے شرائطِ صلح رکھیں۔ گو وُہ نہایت کڑی۔ اور بڑی بے رحمانہ تھیں۔ تاہم اس انجام سے ہزار درجہ بہتر تھیں۔ جو اب ہوا۔ اور جس کا باعث محض لیگ کا وُہ وعدہ بنا۔ جو باون ۵۲ حکومتوں کے نمائندوں نے ہر حالت میں ابی سینیا کی امداد کرنے کا کیا تھا۔ ابی سینیا نے اس پر اعتماد کر کے اٹلی کے شرائط کو مسترد کر دیا۔ اور اس توقع پر مسلسل مقابلہ کرتا رہا۔ کہ لیگ اپنا وعدہ پورا کرے گی۔ لیکن ان باون ۵۲ ممالک میں سے کسی ایک نے بھی ابی سینیا کی نہ صرف کوئی امداد نہ کی۔ بلکہ ایک حکومت نے تو اٹلی سے دوستی قائم رکھنے کے لئے ایک خفیہ معاہدہ کر لیا۔ جس نے تمام واقعات کو ہی یکسر بدل دیا۔

ان واقعات کا سابق شاہ حبش نے جو نقشہ لیگ کے اجلاس میں کھینچا۔ وُہ نہایت ہی دردناک ہے۔ اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ لیگ کے تمام دعاوی ہیچ ہیں اور مظلوم سے ہمدردی کا شائبہ بھی یورپ کی کسی حکومت میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ہر ایک اپنے اپنے داؤ پر بیٹھی ہے۔

چونکہ حکومتِ برطانیہ کے نمائندوں نے ابی سینیا پر لیگ کی امداد پر بھروسہ رکھنے کے لئے سب سے زیادہ زور دیا تھا۔ اس لئے لیگ کی وعدہ خلافی کی سب سے زیادہ ذمہ داری بھی اسی پر عائد ہوتی ہے۔ اور اس کا احساس برطانوی مدبرین کو بھی ہے۔ چنانچہ ہاؤس آف کامنز میں ۲۳ جُون کو میجر اٹیلی نے تقریر کرتے ہُوئے کہا:-

حکومت نے ابی سینیا سے غداری کی ہے۔ اور لیگ اقوام کو امن کے ایک مؤثر ذریعہ کی حیثیت سے تباہ کر دیا ہے۔

بہر حال ابی سینیا کی تباہی نے یوروپین حکومتوں کے ادعائے قیامِ امن اور مظلوم کی حمایت کرنے کے دعوے کے چہرہ سے نقاب الٹ کر رکھ دیا ہے اس کے ساتھ ہی اگر یہ دیکھ لیا جائے کہ دُنیا میں امن قائم کرنے۔ غیر مہذب اقوام کو تہذیب سکھانے۔ جنگ وجدال کو روکنے اور لڑائی جھگڑوں کا انسداد کرنے کی دعویدار یہ حکومتیں دُنیا کی تباہی بربادی ہلاکت اور خونریزی کے لئے خوفناک سامان کس سرگرمی اور کس افراط کے ساتھ مہیا کر رہی ہیں۔ تو اس میں کوئی شک وشُبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ کہ یورپ کی حکومتوں سے قیام امن کی توقع - یا مظلوم کی حمایت کی امید سراسر فضول ہے ہاں اس کی بجائے اگر کوئی بات قرینِ قیاس ہے۔ تو یہ کہ دُنیا میں ایک خطرناک وقت آنے والا ہے۔ ایسا خطرناک کہ اس کا تصوّر بھی کپکپی پیدا کر دینے والا ہے۔ صرف اتنا کہا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی عجب نہیں۔ اگر دُنیا کی بساط ہی بالکل الٹ جائے۔ طاقت اور حکومت کے گھمنڈ میں مظلومین کی آہوں کی پروا نہ کرنے والے دوسروں کی ہلاکت کے سامان کرنے والے ہی ایک دوسرے کی تباہی کا باعث بن جائیں اور پھر دُنیا صحیح معنوں میں انسانوں کی رہائش گاہ کہلا سکے۔

اسلامی روایات میں اس قسم کا ذِکر موجود ہے اور موجودہ زمانہ کے نذیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو کھول کھول کر موجودہ زمانہ کی حکومتوں کو بتا دیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی۔ اگر اپنے اندر صلاحیت پیدا نہ کی۔ اگر انہوں نے اپنے خالق و مالک سے صلح نہ کی۔ تو ان کی تباہی یقینی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خُدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وُہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وُہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وُہ وقت دُور نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

اس وقت کو قریب لانے کے لئے وُہی حکومتیں جن کا اُوپر ذکر ہے جو کچھ کوشش کر رہی ہیں۔ اس کا سرسری اندازہ حسبِ ذیل شمار و اعداد سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ایک امریکن سوسائٹی کے حوالہ سے اخبار "پرتاپ" (۲۸ جولائی) نے پیش کئے ہیں اور جن سے ظاہر ہے کہ مختلف یوربین اور ایشیائی ممالک جنگ کی تیاری کس زور شور سے کر رہے ہیں۔

نام ملک	فوجی خرچ سنہ ۱۹۳۴ء	فوجی خرچ سنہ ۱۹۳۵ء
برطانیہ	۳۶۸۲۲۰۰۰۰ - ڈالر	۵۸۵۹۹۰۰۰۰ - ڈالر
فرانس	۱۱۷۴۵۵۰۰۰ - ״	۷۲۶۱۴۹۵۰۰ - ״
اٹلی	۷۸۸۷۱۵۰۰ - ״	۳۸۵۴۸۳۰۰۰ - ״
جاپان	۵۷۷۷۰۱۶۰ - ״	۲۸۲۳۲۴۷۶۰ - ״
روس	۷۵۷۵۰۶۱۸۷۵ - ״	۱۵۶۳۸۹۳۷۵۰ - ״
جرمنی	۷۷۱۷۴۵۹۸۰ - ״	۳۵۵۳۹۴۸۲۰ - ״
امریکہ	۲۴۴۶۰۰۰۰۰ - ״	۷۱۱۵۰۰۰۰۰ - ״
میزان	۲۳۹۶۲۲۴۵۱۵ - ״	۱۴۱۶۰۷۳۵۸۳۰ - ״

ان حالات میں جبکہ ہر مُلک میں بیکاری کی وجہ سے لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ جنگی تیاریوں پر اس طرح بے تحاشہ خرچ کرنا۔ اور اُسے روز بروز بڑھاتے جانا بتاتا ہے۔ کہ مصلحتِ خداوندی ان حکومتوں کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر انہیں تباہی کی طرف لے جا رہی ہے۔ اور ابھی سے اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ یہ جنگ ایسی خوفناک اور اس قدر تباہ کُن ہوگی۔ کہ سابقہ جنگِ عظیم اس کے مقابلہ میں ہیچ ہو جائے گی۔

کاش دُنیا اب بھی اپنے خالق و مالک کی طرف متوجہ ہو۔ طاقت ور خدا تعالےٰ کی کمزور مخلوق پر ظلم وستم کرنے سے باز آ جائیں۔ مکروہ افعال ترک کر دیں۔ تا خُدا اُن پر رحم کرے۔

دورِ حاضرہ کے "علماء" مولانا ابوالکلام آزاد کی نگاہ میں

کیا قرآن کی موجودگی میں کسی مصلح کی ضرورت نہیں؟

مخالفین سلسلہ کا ایک بے بنیاد اعتراض

معاندین احمدیت کی طرف سے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس ذات پر منجملہ اور بے بنیاد اعتراضات کے ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے موجودہ زمانہ کے "علماء" کے متعلق بعض ایسے الفاظ استعمال کئے۔ جو ان کے نقطۂ نگاہ میں سخت کہلانے کے مستحق ہیں۔ اس اعتراض کے جواب میں انہیں بارہا بتایا جا چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کے الفاظ تمام "علماء" کو مخاطب کر کے نہیں فرمائے۔ بلکہ صرف ان کے متعلق استعمال فرمائے ہیں۔ جنہوں نے شرافت و نجابت کی تمام حدود کو توڑتے ہوئے نہایت گندی اور غلیظ گالیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں بے شک بعض لفظ موجود ہیں جنہیں سخت کہا جاتا ہے۔ لیکن وہ جواباً لکھے گئے ہیں۔ پہلے عیسائیوں اور آریوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہایت سخت اور دلوں کا خون کر دینے والے کلمات استعمال کئے۔ تب بار بار سمجھانے کے بعد جب وہ باز نہ آئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تنبیہاً چند الفاظ استعمال کئے۔ تا انہیں ہوش آئے۔ اسی طرح علماء نے جب حد سے زیادہ ناپاک گالیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیں۔ اور باوجود شرافت کی طرف بلائے جانے کے باز نہ آئے۔ تو آپ نے ان کی اصل تصویر نہایت نرم الفاظ میں ان کے سامنے رکھی"۔

پھر فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گالیاں نہیں دیں۔ ابھی کے بھیجے ہوئے بعض تحفے واپس کئے ہیں۔ باقی تحفوں کا ڈھیر ہمارے پاس پڑا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو ان کی بھی نمائش کر دی جائیگی"۔ (الفضل ۱۱ ر نومبر ۱۹۳۴ء)

شریف علماء کا استثناء

پس اول تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو الفاظ استعمال فرمائے۔ وہ جواباً ہیں۔ اور درحقیقت انہی الفاظ کا ایک قلیل حصہ واپس کیا گیا ہے۔ جو دشمنان احمدیت کی طرف سے آئے۔ دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قسم کے الفاظ کے مخاطب تمام علماء نہیں بلکہ صرف وہ ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے مامور و مرسل کے مقابلہ میں ظالمانہ رویہ اختیار کیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں "لیس کلامنا ھذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم (الہدیٰ صفحہ ۶۸) یعنی ہمارے اس قسم کے الفاظ شریف علماء کے متعلق نہیں۔ بلکہ ان کے متعلق ہیں۔ جو شرارتوں میں حد سے بڑھ چکے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ھتک العلماء الصالحین وقدح الشرفاء المھذبین۔ سواءً کانوا من المسلمین او المسیحیین او الآریہ (لجۃ النور صفحہ ۶) یعنی ہم نیک علماء کی ہتک اور مہذب شرفا کے طعن سے اللہ تعالےٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ خواہ اس قسم کے شریف الطبع لوگ مسلمانوں میں سے ہوں یا مسیحیوں اور آریوں میں سے۔

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"ایسے لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں۔ انصار دین کے دشمن اور یہودیوں کے قدم پر چل رہے ہیں۔ مگر ہمارا یہ قول کلی نہیں ہے۔ راستباز علماء اس سے باہر ہیں۔ صرف خائن مولویوں کی نسبت یہ لکھا گیا ہے۔ ہر ایک مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ جلد اسلام کو ان خائن مولویوں کے وجود سے رہائی بخشے۔ کیونکہ اسلام پر اب نازک وقت ہے۔ اور یہ نادان دوست اسلام پر ٹھٹھا اور ہنسی کرانا چاہتے ہیں۔ (اشتہار ۱۷ ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

"ایام الصلح" میں بھی تحریر فرماتے ہیں

"ہماری اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معزز لوگوں کی طرف نہیں ہے۔ جو بدزبانی اور کمینگی کے طریق کو اختیار نہیں کرتے (ٹائیٹل پیج صفحہ ۲)

علماء زمانہ کی حالت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو الفاظ سخت سمجھے جاتے ہیں۔ وہ انہی مولویوں کی نسبت ہیں۔ جو خائن بدزبان اور اسلام کے لئے نادان دوست کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور وہ وہی ہیں۔ جن "علماء" کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ستکون فی امتی فزعۃ فیصیر الناس الی علماءھم فاذا ھم قردۃ وخنازیر۔ (کنز العمال جلد ۷، صفحہ ۱۹۰) یعنی میری امت میں ایک نہایت ہولناک حادثہ ہوگا۔ تب لوگ گھبرا کر اپنے علماء کے پاس جائیں گے مگر وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی صورت میں پائینگے۔

اس حدیث میں "علماء" کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندر اور سؤر کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جس سے مراد یہ ہے۔ کہ جس طرح بندر بغیر سوچے سمجھے دوسرے کی تقلید کرتا ہے۔ اسی طرح اس وقت کے علماء بھی کریں گے۔ اپنی عقل اور سمجھ سے کام نہیں لیں گے۔ پھر جس طرح سؤر اخلاقی پستی میں مشہور ہے۔ اسی طرح وہ بھی شہواتِ نفس کے غلام ہوں گے

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے علماءھم شر من تحت ادیم السماء فرما کر آخری زمانہ کے "علماء" کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ لیکن دشمنانِ احمدیت ان امور کا تو کوئی جواب نہیں دیتے۔ مگر یہ اعتراض کرنے سے بھی نہیں شرماتے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے علماء وقت کو گالیاں دیں۔ ایسے لوگ اگر مولانا آزاد کی تحریرات میں علماء کا ذکر پڑھیں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ علماء کی جو حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے اس کی صحت میں کوئی کلام نہیں۔

علماء سُوء کی سگانِ دنیا سے مشابہت

چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:۔

(۱) "سانپ اور بچھو ایک سوراخ میں جمع ہو جائینگے۔ لیکن علماء دنیا پرست کبھی ایک جا اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ کتوں کا مجمع ویسے تو خاموش رہتا ہے۔ لیکن ادھر قصائی نے ہڈی پھینکی۔ اور ادھر ان کے پنجے تیز اور دانت زہر آلود ہو گئے۔ یہی حال ان سگانِ دنیا کا ہے۔ ساری باتوں میں متفق ہو سکتے ہیں۔ لیکن دنیا کی ہڈی جہاں سڑ رہی ہو۔ وہاں پہونچکر اپنے پنجوں اور دانتوں پر قابو نہیں رکھ سکتے۔ ان کا سرمایۂ ناز علمِ حق نہیں ہے۔ جو تفرقہ مٹاتا۔ اور اتباع سبل متفرقہ کی جگہ ایک ہی صراط مستقیم پر چلاتا ہے۔ بلکہ یکسر علم جدل و خلاف ہے نفس ہیمی کی کثافت کو خمیر دیتی اور دنیا طلبی کی آگ اس کی ناپاکی کے بخارات کو اور زیادہ تیز کرتی رہتی ہے۔ فساق و فجار خرابات میں بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کی تندرستی کا جام صحت پیتے ہیں۔ اور چور اور ڈاکو مل جُل کر راہزنی کرتے ہیں۔ مگر یہ گروہ خدا کی مسجد اور زہد و عبادت کے صومعہ و خانقاہ میں بیٹھکر بھی متحد و یک دل نہیں ہو سکتا۔ اور ہمیشہ ایک دوسرے کو درندوں کی طرح چیرتا پھاڑتا اور پنجہ مارتا رہتا ہے۔ میکدوں میں محبت کے ترانے اور پیار اور الفت کی باتیں سننے میں آجاتی ہیں۔

مگر عین محرابِ مسجد کے نیچے پیشوائی و امامت کے لئے ان میں سے ہر ہاتھ دُوسرے کی گردن پر پڑھتا۔ اور خونخواری کی ہر آنکھ دُوسرے بھائی کے خون پر لگی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے احبار یہود سے فرمایا تھا۔" تم نے داؤد کے گھر کو ڈاکوؤں کا بھٹ بنا دیا ہے" ڈاکوؤں کے بھٹ کا حال تو نہیں معلوم۔ لیکن ہم نے مسجدوں کے صحن میں بھیڑیوں کو ایک دُوسرے پر غراتے۔ اور خون آشام دانت مارتے دیکھا ہے"۔ (تذکرہ صفحہ ۸۳ و صفحہ ۸۴)

علماءٔ اس امّت کے یہود ہیں

پھر لکھتے ہیں:۔

(۲) "غور کرو کہ ہر زمانے میں علماءِ دُنیا کی نفس پرستی اور حق فراموشی کس طرح دُنیا کے لئے ایک لعنت رہی ہے اور حیاتِ چند روزۂ دُنیوی کے عشق و تعبد نے اس طائفۂ عبید الدنیا سے کس کس طرح کتمانِ حق کرایا ہے۔۔۔۔ ۔۔۔۔ کیا نوعِ انسانی کی کوئی بدتر سے بدتر اور گمراہ سے گمراہ قسم بھی اس سے زیادہ دُنیا کو نقصان پہونچا سکتی ہے۔ اور کیا جنگل کا کوئی ڈاکو۔ اور کمین گاہوں کا کوئی راہزن اس سے زیادہ جمعیتِ بشری کے لئے مخدوش و مہلک ہو سکتا ہے۔ اگر علماء کے خصائل کا یہ حال ہے۔ تو اس کے بعد عامۂ ناس کے لئے فسق و عدوان کا کونسا درجہ باقی رہ گیا۔ یہی وُہ کتمانِ حق یعنی حق کو دانستہ چھپانے کی ملعنت ہے۔ جو علمائے یہود پر چھا گئی تھی۔ اور منجملہ اسبابِ مغضوبیتِ یہود ہوئی۔ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ اور افسوس کہ یہی حال شبرًا بشبر اور ذراعًا بذراع اس امت کے علماءِ سُوء کا بھی ہوا۔ وَهُمْ يَهُوْدُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ اِن کو بہرحال اپنی گنبدِ دستار کی تعمیر کے لئے اینٹیں چاہئیں۔ اگرچہ خانۂ شرع کی دیواریں توڑ کر بہم پہونچائی جائیں۔ ؎

خانۂ شرع خراب است کہ اربابِ صلاح
در عمارت گریٔ گنبدِ دستار خود اند

یہ افسانہ تو اُس عہد کا ہے جس کو موجودہ عہد کے مقابلہ میں عہدِ اقبال سمجھنا چاہیئے۔ آج جو حالت ہو رہی ہے۔ اس کو دیکھیے۔ تو ہوش گم اور عقل درماندہ رہ جاتی ہے۔ آج امت کا ایک فاسق سے فاسق گروہ بھی شائد کبھی سچائی کی خاطر کچھ نقصانِ جان و مال اٹھا لے۔ اور اس کو اپنے گناہوں کا کفارہ سمجھے۔ لیکن مدعیانِ علم و مشیخت اور زہد فروشانِ سجادۂ طریقت سے اتنی بھی امید نہیں۔ علمائے وقت نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فرض کو عملاً شریعت کے احکام و اجبات سے خارج کر دیا ہے۔ اور یا تو اب یہ لفظ قرآن کی سورتوں میں کبھی نظر آ جاتا ہے یا صحائفِ سنت کے ابواب و اوراق میں۔۔۔۔۔۔ شائد تم کو اس جملہ پر تعجب ہو۔ کہ علمائے وقت نے امر بالمعروف کے فرض کو فرائضِ شریعت سے خارج کر دیا ہے۔ لیکن جو حالت ہو رہی ہے اس کے لحاظ سے تو یہ جملہ بھی کافی نہ تھا۔ اگر ایک شخص اپنا عقیدہ یہ ظاہر کرے۔ کہ نماز فرض ہے۔ اور ہر وقت شرح وقایہ کی کتاب الصلوٰۃ اپنی بغل میں بھی رکھے لیکن عملاً نماز کبھی نہ پڑھے۔ اور ترکِ صلوٰۃ کے لئے طرح طرح کے ایسے حیلے اور عذرات پیش کر دیا کرے۔ جو کبھی اور کسی حال میں دُور نہیں ہو سکتے۔ تو تم اس کی نسبت کیا کہو گے۔ اس کے لئے نماز ایک حکمِ شرعی واجب العمل رہا یا نہیں۔ یہی حال آج علمائے عہد کا بھی ہو رہا ہے۔ اور امر بالمعروف اور قیامِ حق کے حکم سے اپنے آپ کو بری کرنے کے لئے بالقاءِ شیطانی طرح طرح کے حیل و مکائد بنا رکھے ہیں۔ اور جب وقت آتا ہے۔ تو انہی کی آڑ میں پناہ لیتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ عملاً امر بالمعروف کا حکم ساقط و کالعدم ہو گیا۔ کبھی کہتے ہیں کہ درجۂ عزیمت و عزائمِ امور بہت بلند ہے۔ ہمیں کہاں نصیب۔ رخصت یہ ہے کہ بخوفِ نقصانِ جان و مال باطل پرستی قبول کر لی جائے۔ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنُوْا۔ کبھی کہتے ہیں۔ کہ صداقتِ موسوی سے انکار نہیں۔ لیکن ہیبت و سطوتِ فرعونی کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔ یہ سب کچھ کہتے ہیں۔ مگر اصلی بات نہیں کہتے۔ کہ ایمان باللہ مفقود ہو گیا۔ حیاتِ دُنیوی کی محبت محبتِ الٰہی پر غالب آگئی متاعِ دُنیا کی دلفریبیوں پر رُوح مفتون اور دل نثار ہو گیا۔ اور دُنیا پرستی کی لعنت نے عزم و راستی کی رُوح کو مُردہ کر دیا۔ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ" (تذکرہ صفحہ ۵۷ تا ۶۰)

اہل اللہ کے مقابلہ میں چوپائے

پھر لکھتے ہیں:۔

(۳) "فَبِاللّٰهِ وَ يَا لِلْعُقُوْلِ جن نفوسِ قدسیہ کی ساری زندگیاں زہد و انقطاعِ حقیقی۔ و کمالِ مرتبۂ عرفان۔ و محبتِ الٰہی و اعمالِ صالحہ و حقہ۔ و ترکِ ماسوی اللہ میں بسر ہو جائیں۔ ان کی ایک غلطی بھی درخورِ عفو و تاویل نہ ہو۔ لیکن جن علماءِ دُنیا و فقہاءِ دولت کی ساری عمریں یکسر دُنیا سازی و دین بازی و مکر و حیل و فساد و زُور و ہوا پرستی و زہد ریائی میں ضائع ہو جائیں۔ اور جن کو بقول علامہ شوکانی اہل اللہ سے وُہ نسبت ہو کالبهيمة بالنسبة الى الانسان او كالانسان بالنسبة الى الملئكة ان کو پورا حق حاصل ہو۔ کہ اپنی خود ساختہ مسندِ افتاء پر بیٹھ کر کفر و قتل کا فتوے لکھیں۔ اور وہ پابجولاں حربی کفار و مشرکین کی طرح اُن کے سامنے لائے جائیں ؎

یا سائلا بین الاسنۃ والقنا
انی اشم علیک رائحۃ الدم"

(تذکرہ صفحہ [illegible])

دین کے چور

(۴) "افسوس ہر عہد اور ہر دور میں جس قدر بربادیاں ہوئیں۔ علماءِ سُوء ہی کے ہاتھوں ہوئیں۔ وقت اور زمانہ کی شکایت بے سود ہے۔۔۔۔۔۔ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اسی عہد کی نسبت اپنے مکاتیب میں بار بار لکھتے ہیں۔" ہر فتنۂ کہ دریں زمان در ترویجِ ملت و دین ظاہر گشتہ۔ از شومیٔ علماءِ سُوء است کہ فی الحقیقت شرارِ مردم و لصوصِ دین اند" (تذکرہ صفحہ [illegible])

نجاست پر بیٹھنے والی مکھی علماءِ سُوء سے بہتر ہے۔

(۵) پھر ایک بزرگ شیخ داؤد جہنی والی کے متعلق جو سلیم شاہی عہد کے اولیاء اللہ میں سے تھے۔ لکھتے ہیں۔ کہ وُہ" اُن عالمانِ بے عمل اور صوفیانِ ریاکار سے سخت بیزار تھے۔ جو حبِ جاہ اور عشقِ مال و متاعِ دُنیوی میں سرگشتہ و ہلاک ہو گئے۔ اور ادعائے علم و مشیخت کو اپنی دوکان آرائی اور دُنیا طلبی کا وسیلہ بنا لیا۔ اکثر کہا کرتے تھے۔ کہ جن علماء نے بادشاہوں اور امیروں کو اپنا قبلہ و کعبہ بنا لیا ہے اُن سے وُہ مکھی ہزار درجہ افضل ہے جو نجاست پر بیٹھتی ہے"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳)

علماء کی دین فروشی

پھر لکھتے ہیں:۔

(۶) "علماءِ سُوء اور بندگانِ دُنیا کی مخالفت و برہمی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ کہ ایک درویش شکستہ حال اپنی پھٹی چٹائی پر بیٹھ کر اُن کے اس جاہ و جلالِ دُنیوی کو نظرِ حقارت سے دیکھے جو دین فروشی کے بدلے حاصل کیا گیا ہے۔ اور آلودگیوں اور آلائشوں کے جن دھبوں کو انہوں نے نقش و نگارِ عزت سمجھ کر اپنی آستین و دامن میں جگہ دی ہے۔ ان کو ناپاکی کا داغ اور نجاست کا دھبہ بتلائے ہر دور اور ہر زمانے میں یہی چیز ہے۔ جس نے فقہائے دولت اور علماءِ دربار کو فقراءِ حق کا دشمن بنا دیا ہے"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۵)

(۷) "ان لوگوں کو ہر زمانے میں اپنی دلبستگی و حکمرانی کے لئے فرقہ آرائی اور جنگ و قتالِ مسلمین کا کوئی نہ کوئی مشغلہ ضرور ملنا چاہیئے" (تذکرہ صفحہ ۲۶)

علماء کی جلن

(۸) "بڑی جلن ان لوگوں کو اس بات کی ہوتی ہے۔ کہ ہم شریعت کے مالک ہیں۔ جب تک مسئلہ نہ بتلائیں نہ کسی کا غسل ٹھیک ہو۔ اور نہ وضو۔ پھر کیا ہے کہ دُنیا ہمیں چھوڑ کر دوسروں کی طرف جاتی ہے۔ ہم نے بھیک کی روٹیاں کھا کر دُنیا جہان کی کتابیں چاٹ لیں۔

لیکن پھر وہی ملا کے ملا۔ شیخ الاسلام اور قاضی القضاۃ بھی ہو گئے۔ تو کیا ہؤا اگر لوگ سجدہ کرنے لگے۔ مگر دلوں کی عقیدت و ارادت تو نہ ملی۔ یہ کیا اندھیر ہے۔ کہ ایک فقیر بے نوا پھٹی کملی اوڑھکر کسی کھنڈر میں بیٹھ جاتا ہے۔ ہدایہ کی چار سطریں سامنے رکھدیں۔ تو ہوش و حواس گم ہو جائیں قدوری اور کنز بھی پوری نہیں پڑھی اس پر عالمگیریوں اور جہاں ستانیوں کا یہ عالم کہ لاکھوں دلوں کا مالک۔ آبادیوں کی آبادیاں ہیں۔ کہ کھنچی چلی آ رہی ہیں۔ افسوس ان بندگان نفس کو کون سمجھائے۔ کہ کارخانہ الٰہی کے تعزز و تذلل کا صرف وہی قانون نہیں ہے۔ جو تم نے مولویت و مشیخت کی مسندوں پر بیٹھکر سمجھ رکھا ہے مدرسوں کی دماغ سوختگیوں کے علاوہ بھی کچھ کرنے کے کام ہیں۔ اور شاید سارا دار و مدار انہی پر ہے۔ اصل طاقت عمل کی ہے۔ نہ کہ مجرد علم کی"۔ (تذکرہ حاشیہ صفحہ ۲۷۴ و ۲۷۵)

مولٰنا آزاد کی رائے کا خلاصہ

ان حوالجات میں مولٰنا ابوالکلام آزاد نے علماء وقت کو علماء سُو کا خطاب دیا۔ اور ان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ علماء دنیا پرست ہیں۔ نفس پرست ہیں۔ درندوں کی طرح ایک دوسرے کو چیرنا پھاڑنا اور بھیڑیوں کی طرح ایک دوسرے پر غرانا ان کا کام ہے۔ ان کی آنکھوں سے خون ٹپکتا ہے۔ یہ طائفہ عبید الدنیا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے حکم کو پس پشت ڈال چکے ہیں۔ ایمان ان سے مفقود ہے۔ محبت دنیوی ان پر غالب ہے۔ متاع دُنیا کی دلفریبیوں پر ان کی رُوح مفتون اور دل نثار ہے۔ دُنیا سازی اور دین بازی ان کا مشغلہ ہے فساد برپا کرنا۔ جھگڑے پیدا کرنا۔ جھوٹ بولنا اور زہد ریائی اختیار کرنا ان کا کام ہے۔ یہ دنیا کے کتے ہیں۔ امت کے یہود ہیں۔ اور انہیں اہل اللہ سے وہ نسبت ہے۔ جو چوپاؤں کو انسانوں یا انسانوں کو ملائکہ سے ہے۔ جنگل کے ڈاکو اور کمین گاہوں کے راہزن بھی اتنے خطرناک نہیں ہوتے۔ جتنے آجکل کے علماء خطرناک ہیں۔ بلکہ بالفاظ حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی یہ دین کے چور ہیں۔ اور بالفاظ حضرت شیخ داؤد وہ مکھی ان سے ہزار درجہ افضل ہے۔ جو نجاست پر بیٹھتی ہے

مولٰنا آزاد اپنے ان بیانات کو پیش نظر رکھکر فرمائیں۔ کہ کیا دین اسلام کے مکمل ہونے اور قرآن کریم کے آچکنے کے بعد علماء کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ یا نہیں اگر قرآن کریم کی موجودگی میں مذہبی راہنما اس درجہ گمراہ اور برگشتہ ہو چکے ہیں۔ تو پھر عوام کو صراط مستقیم دکھانے والا کون باقی رہ گیا۔ اور کیوں کسی ربانی مصلح اور مہدی کی ضرورت نہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات
پر
ایک اعتراض کا جواب

اخبار زمیندار مورخہ ۵ رجولائی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں تضاد ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بعض وہ حوالجات جو کہ ۱۹۰۱ء سے قبل کے ہیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ جن میں حضور نے تشریعی نبوت سے انکار کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر و کاذب ہے۔ اور اس سے یہ استدلال کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چونکہ نبوت کا دعوےٰ کیا۔ اس لئے آپ "نعوذ باللہ" اپنے فتوے کے ماتحت کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ٹھہرے۔ نہ معلوم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان لوگوں کا کیا عقیدہ ہے۔ جبکہ آپ نے ایک طرف تو فرمایا۔ من قال انا خیر من یونس ابن متی فقد کذب۔ کہ جو شخص یہ کہے۔ کہ میں حضرت یونس علیہ السلام سے افضل ہوں۔ وہ یقیناً اپنے قول میں جھوٹا ہے۔ اور دوسری طرف فرمایا۔ انا سید ولد آدم ولا فخر۔ کہ میں تمام انبیاء کا سردار ہوں۔ پھر فرمایا "انا امام النبیین"۔ "انا سید النبیین" کہ میں نبیوں کا امام اور سردار ہوں۔ (دیلمی)

اسی طرح آپ نے فرمایا۔ کہ من حلف بغیر اللّٰہ فقد اشرک۔ حالانکہ حضور علیہ السلام نے خود اس سے قبل غیر اللہ کی قسم کھائی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ انبیاء کا یہ طریق ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی رائج بات کو نہیں چھوڑتے۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے چھوڑنے کا صریح حکم نازل نہ ہو۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بخاری کی آتا ہے۔ کان یحبُّ موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر بہ یعنی حضور علیہ السلام جن باتوں کے متعلق بارگاہ الٰہی سے حکم نہ پاتے تھے۔ ان میں اہل کتاب ہی کی موافقت پسند فرمایا کرتے تھے۔ اسی احتیاط سے کام لیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عام مسلمانوں کے رسمی عقیدہ کے مطابق ابتدا میں یہی خیال تھا۔ کہ نبی وہی ہو سکتا ہے جو صاحب شریعت اور مستقل ہو۔ اور چونکہ آپ میں یہ شرائط نہیں پائی جاتی تھیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نبی کے الفاظ سے پکارتا تھا۔ پھر بھی آپ انکار کرتے رہے۔ اور اپنے الہامات میں نبی اور رسول کے الفاظ کی تاویل فرماتے رہے۔ اور مدعی نبوت کو کافر و کاذب سمجھتے تھے۔ کیونکہ اس وقت آپ کا عقیدہ یہی تھا۔ کہ کسی نبی کا متبع اور ایسا شخص جس کو خدا کتاب نہ دے۔ نبی نہیں ہو سکتا

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تشریحات کے مطابق ایسی نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو کافر و کاذب قرار دیا ہے۔ جو تشریعی اور بلا واسطہ نبوت کا مدعی ہو۔ اور اس کا نہ حضور نے پہلے کبھی دعویٰ کیا۔ اور نہ بعد میں اس اصل کو ذہن نشین کر لینے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر نظر کی جائے۔ تو اعتراض کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں ضمنی طور پر اس اعتراض کا جواب خود بھی تحریر فرما چکے ہیں۔ حضور لکھتے ہیں

"بعد میں جب خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸)

ایک غلطی کے ازالہ میں بھی فرمایا کہ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کہ

کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا"۔

اس توضیح کے بعد تو حضور کی کسی تحریر پر کسی اعتراض کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ جب حضور خود فرماتے ہیں۔ کہ میں نے جس جس جگہ بھی نبوت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں میں کیا ہے کہ میں کوئی جدید شریعت لانے والا اور مستقل نبی نہیں ہوں بلکہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض باطنی سے فیض یاب ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے نبوت کا درجہ پایا ہے۔ تو پھر تَفْسِیْرُ الْقَوْلِ بِمَا لَا یَرْضٰی بِہٖ قَائِلُہٗ سے کیا فائدہ؟ ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

خاکسار:۔ محمد صدیق امرتسری "جامعہ"

56

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان

حکومتِ جاپان کے اہم معاملات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

جاپان کی آمدنی میں زیادتی کی تدبیریں

کوبے ۱۷ر جون۔ فی زمانہ جاپان جن حالات میں سے گزر رہا ہے۔ ان کے نتیجہ میں ایک طرف تو یہ نظر آتا ہے۔ کہ آئندہ نہ معلوم کتنے سالوں تک ملک کے فوجی اور بحری اخراجات میں بھاری اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا۔ اور دوسری طرف ملک کے زراعت پیشہ طبقہ کی حالت خستہ ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور اس امر کی شدید ضرورت لاحق ہے۔ کہ اس طبقہ کے لئے مالی سہولتوں کے سامان پیدا کئے جائیں۔ نظر بریں جاپانی حکومت ان دونوں ذرائع آمد میں اضافے کی تدبیریں ڈھونڈ نکالنے کی فکر میں ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک تجویز یہ زیر غور ہے۔ کہ ساکی (یہ ایک قسم کی جاپانی شراب ہے) ساکے کی دیاسلائی اور شکر کی ساخت و صنعت کو سرکاری مانوپولی۔ Monopoly قرار دے دیا جائے۔ مانوپولی قرار دئیے جانے کا مطلب یہ ہے کہ پھر سوائے سرکاری کارخانوں کے اور کسی جگہ یہ اشیاء تیار نہ کی جا سکیں گی۔ اور اس طرح ان اشیاء کے تمام کاروبار کا منافع سرکاری محاصل میں زیادتی کا موجب ہوگا۔ اس وقت بھی دو صنعتوں کو گورنمنٹ نے سرکاری مانوپولی قرار دے رکھا ہے۔ یعنی تمباکو۔ سگریٹ وغیرہ اور نمک۔ حکومت کی طرف سے ہر ضلع میں ایک ایک افسر اعلیٰ ان اشیاء کے کاروبار کے لئے مقرر ہے۔

۱۴ر جون کو ان تمام افسروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں وزیر مالیات نے بھی شرکت کی۔ اور اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ سرکاری آمدنی کو بڑھانے کے لئے یہ ضروری نظر آتا ہے۔ کہ مانوپولی کا دائرہ وسیع کر کے مندرجہ بالا اشیاء کی ساخت کو اس میں شامل کر لیا جائے۔ اس کانفرنس میں جو امور طے پائے ان کا بھی اعلان نہیں ہوا۔ مگر یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ تمام افسران نے وزیر مالیات سے اتفاق کیا۔

تمباکو کی تجارت کے سلسلہ میں غالباً مندرجہ ذیل تجاویز اختیار کی جائیں گی۔

اول:۔ غیر ملکی تمباکو کی درآمد کو کم کرنا۔

دوم:۔ ایسی صورتیں اور انتظامات کرنا جن کے نتیجہ میں جاپانی تمباکو باہر بھیجا جا سکے

سوم:۔ تمباکو کی ایسی اقسام کی کاشت کی حوصلہ افزائی کرنا جو بیرون ملک کی منڈیوں میں فروخت ہو سکتی ہوں۔

چہارم۔ تمباکو کی قیمت میں ایسا اضافہ جس کے نتیجہ میں عوام پر چنداں بوجھ نہ پڑے

پنجم۔ ان اشیاء کی فراہمی میں زیادتی جو تمباکو کی کاشت میں بطور کھاد استعمال ہوتی ہیں۔ ایسا ہی نمک سازی کے کام میں بعض ایسی اصلاحات زیر غور ہیں۔ جس کے نتیجہ میں یہ کام زیادہ اچھا اور نفع رساں ہو جائے۔

سر فریڈرک لیتھ راس ٹوکیو میں

سر فریڈرک جو برطانیہ کی طرف سے چین میں اقتصادی حالت کے معائنہ اور اس کی بہتری کی تجاویز نکالنے کے کام پر مامور ہو کر سال بھر سے مشرق بعید میں آئے ہوئے ہیں۔ اور جنہوں نے ولائت سے براستہ امریکہ چین جاتے ہوئے چند دن جاپان میں قیام کیا تھا۔ وہ اب پھر جاپان آئے ہیں ہفتہ عشرہ کی بات ہے کہ صاحب موصوف کوبے میں جہاز سے اترے۔ اخبارات کے نمائندوں سے انہوں نے اس موقعہ پر بیان کیا۔ کہ ان کی جاپان آنے کی غرض یہ ہے۔ کہ جاپانی حکومت کے ساتھ ان معاملات کے متعلق گفت و شنید کی جائے۔ جو جاپان اور برطانیہ دونوں کی سیاسیات پر اثر انداز ہیں۔ کوبے میں جہاز سے اترنے کے بعد صاحب موصوف نے چند دن ایک مقام بنام ہاکونے پر قیام کیا۔ اور ۹ر جون کو ٹوکیو پہونچے ہیں۔ ٹوکیو میں ان کے ورود سے چند دن پیشتر جاپانی وزیر جنگ وزیر بحری اور وزیر خارجہ نے باہمی مشورہ کے لئے مجلس کی جس کی غرض یہ تھی کہ سر فریڈرک کے ساتھ ہونے والی گفت و شنید سے قبل آپس میں طے کر لیا جائے۔ کہ چین اور برطانیہ کے متعلق جاپانی پالیسی کیا ہونی چاہیئے۔

بیان کیا گیا ہے جو پالیسی قرار پائی ہے۔ تمام وزراء اس سے اتفاق رکھتے ہیں۔ اس پالیسی کا لب لباب یہ ہے کہ جاپان اور برطانیہ کا مل کر چین کو اقتصادی مدد دینے کا مسئلہ جاپان کے نزدیک ابھی قبل از وقت ہے۔ اور یہ کہ اقتصادی معاملات کا تصفیہ اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ جب تک ان مسائل کا تصفیہ پہلے نہ کر لیا جائے۔ جو پولیٹیکل رنگ میں مابہ النزاع ہیں۔ دوسرے لفظوں میں جاپان اس وقت تک برطانیہ کے ساتھ مل کر چین کی مدد پر کمربستہ نہ ہوگا۔ جب تک برطانیہ پہلے حکومت مانچوکو کو تسلیم نہ کرے۔ نیز شمالی چین میں بھی جاپان کے ان خاص حقوق کو تسلیم نہ کرے۔ جن کو حاصل کرنے پر جاپان بہر صورت تلا ہوا ہے۔

سر فریڈرک اور جاپانی وزیر خارجہ میں گفتگو کی ابتداء ہو چکی ہے۔ پہلی ملاقات میں سر فریڈرک نے اس بات کو وضاحت سے بیان کیا۔ کہ ان کے نزدیک چین کے اقتصادیات کی درستی کے لئے ایک تو یہ ضروری ہے۔ کہ ریلوے لائنوں کی ساخت کے کام کو بعجلت تمام تکمیل تک پہونچایا جائے۔ یعنے جو لائنیں کہ فیصلہ شدہ ہیں۔ ان کو فوراً تیار کر لیا جائے۔ اور نئی لائنوں کے متعلق مناسب غور کے بعد فیصلہ کیا جائے دوسرے انہوں نے کہا کہ بنک آف چائنا کا از سر نو انتظام کرنا چاہیئے۔ اور اس کو ایسی حالت تک پہونچا دینا چاہیئے۔ کہ وہ ملک کے متعدد پولیٹیکل اثرات کے مقابلہ میں آزاد رہتا ہوا اپنے فرائض بجا لانے کے قابل ہو جائے۔ صاحب موصوف نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ان تدبیروں کے عمل میں آ جانے کے بعد لازمی طور پر تجارت کو فروغ ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں اہل چین کی مالی حالت درست ہونے لگے گی۔

سر فریڈرک نے یہ بھی کہا کہ اہل چین کی مالی حالت سدھرنے کی صورت میں جب چین کی طاقت مزید ترقی کرے گی تو اس سے ان تمام حکومتوں کو فائدہ پہونچے گا۔ جن کے مفاد چین سے وابستہ ہیں۔

ان دلائل کی بناء پر سر فریڈرک نے اس امر کی ضرورت پیش کی۔ کہ ایسی دول جو چین سے دلچسپی رکھتی ہیں متحد ہو کر چین کو اقتصادی مدد دیں۔ مگر جیسا کہ جاپانی وزراء میں پہلے سے طے ہو چکا تھا۔ مسٹر ارتیا نے جواب دیا۔ کہ جاپان کے لئے برطانیہ کے ساتھ مل کر چین کو اقتصادی پالیسی اور رنگ کی مدد دینے کا مسئلہ قبل از وقت ہے۔ اور یہ کہ اس بارہ میں جاپان کوئی اقدام کرنے کے لئے اس وقت تک تیار نہ ہوگا۔ جب تک پولیٹیکل لحاظ سے جو معاملات مابہ النزاع ہیں طے نہ ہو جائیں۔ بلکہ جاپانی وزیر خارجہ نے تو یہ بھی کہہ دیا۔ کہ گو ہمیشہ سے جاپان کی اصولی طور پر یہ پالیسی رہی ہے۔ کہ برطانیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے جائیں۔ اور گو تا حال اس پالیسی میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ پھر بھی آئندہ ایسی صورتیں پیش آ سکتی ہیں۔ کہ بعض انفرادی مسائل کو حل کرنے میں جاپان بصورت مجبوری ایسا اقدام کرے۔ جو اس دیرینہ اصول کے مخالف ہو۔

سلسلہ گفت و شنید ابھی جاری ہے۔ دیکھیں کیا نتیجہ نکلے۔

کشمیر میں تبلیغی دورہ

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر میں مولوی عبدالواحد صاحب کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

جولائی و اگست ۱۹۳۶ء حلقہ اسلام آباد ریچ پیارہ۔ ہاری پاریگام۔ بھیوڑہ۔ مانیگام۔ قیمو۔ اندورہو۔ پولیہ ڈوردو وغیرہ)

ستمبر اکتوبر ۱۹۳۶ء حلقہ کولگام دشورت۔ کینوہ۔ باڑی پورہ۔ زینہ پورہ۔ بھگام۔ بولسور۔ کاٹھ پورہ۔ چک امیر چ۔ براڑلو)

نومبر دسمبر ۱۹۳۶ء حلقہ شوپیاں واسکنور۔ کورل [illegible] (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مطالبات تحریک جدید کے متعلق ۲۸ جون کے جلسے

پشاور

بحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۸ جون ۹ بجے صبح ایک جلسہ زیر صدارت مولوی صدر الدین صاحب منعقد کیا گیا۔ اکثر احباب وقت مقررہ پر مسجد احمدیہ میں تشریف لے آئے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا مولوی محمد علی صاحب نے سادہ زندگی کے متعلق حضور اقدس کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔

خاکسار نے تبلیغ وقف زندگی کے متعلق تقریر کی۔

ماسٹر محمد شاہ صاحب نے چندہ عام و چندہ تحریک جدید و بقایا کے متعلق جو حضور اقدس کے ارشادات تھے پڑھ کر سنائے۔

مولوی عبد الکریم صاحب نے احمدی نوجوانوں میں جرأت و بہادری کی سپرٹ پیدا کرنے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے نوجوانوں کے حالات و کارہائے نمایاں سنا کر احباب کو متوجہ کیا کہ ہم کو ہر وقت تیار رہنا چاہئیے۔ مولوی صدر الدین صاحب نے اتحاد و اتفاق پر نہایت اعلیٰ پیرایہ میں تقریر کی۔ اور ساتھ ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ احباب نے حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کا وعدہ کیا۔

خاکسار: خلیل الرحمٰن خان

احمدی پور

حسب الارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۸ جون کو زیر صدارت نور محمد صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں عبد المغنی صاحب نے تمام مطالبات پر روشنی ڈالی۔ (نامہ نگار)

فیروزپور شہر

۲۸ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق بصدارت جناب مرزا ناصر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ فیروزپور شہر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تمام احمدی شامل ہوئے۔ مستورات کے لئے بھی خاص انتظام تھا۔ شیخ محمد حسن صاحب قریشی نے حضرت امیر المومنین کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو ۲۶ جون کے الفضل میں شائع ہوا ہے عزیز پیر صلاح الدین صاحب اور بابو ضیاء الحق خان صاحب نے انیس مطالبات کو بالوضاحت بیان کیا۔ مرزا ناصر علی صاحب اور جناب پیر اکبر علی صاحب ایم ایل سی نے سادہ زندگی و دعا کی اہمیت پر مختصر تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

گوجرانوالہ

۲۸ جون۔ بابو عبد الرحیم صاحب کے مکان میں زیر صدارت میر محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ ایک جلسہ منعقد ہوا۔ دیواروں پر مختلف مطالبات کے قطعات آویزاں کئے گئے۔ جلسہ کی کارروائی صبح ۷ بجے سے شروع ہوئی۔ مختلف دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مطالبات کی وضاحت کی۔ مقامی شعرا نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ عورتوں نے بھی بڑے شوق سے حصہ لیا۔ غرض یہ مبارک اور پر رونق اجتماع قریباً تین گھنٹہ جاری رہا۔ خاکسار: محمد شفیع اسلم

محمود آباد فارم (سندھ)

۲۸ جون۔ تحریک جدید کے سلسلہ میں بصدارت مولوی فضل الٰہی صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جماعت کے اکثر افراد حاضر تھے مختلف اصحاب نے تحریک جدید کے مطالبات پر روشنی ڈالی۔ جماعت کے دوستوں پر تحریک جدید کی غرض وغایت واضح کی گئی مستورات کے لئے علیحدہ انتظام تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ خاکسار: احمد مختار

گوجرہ

۲۸ جون۔ جماعت احمدیہ گوجرہ نے بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ گوجرہ نے تحریک جدید کے انیس مطالبات پر تقریر کی۔ اور ان پر عمل کرنے کی پرزور تلقین فرمائی۔ (نامہ نگار از گوجرہ)

جمشید پور

۲۸ جون۔ جماعت احمدیہ جمشید پور کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر تقریریں کی گئیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام بھی سنایا گیا۔ خاکسار: عبد القیوم

چک نمبر ۳۴ گ ب امرایا

۲۸ جون۔ انجمن احمدیہ چک نمبر ۳۴ گ ب کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں جماعت کے تمام احمدی مرد عورتیں اور بچے شامل ہوئے۔ بھائی فضل حق صاحب نے تمام مطالبات پڑھ کر سنائے۔ حاضرین غور سے سنتے رہے۔ خاکسار: عبد الحق

جوڑہ کرنانہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل میں جماعت احمدیہ جوڑہ کرنانہ کا اجلاس ۲۸ جون کو منعقد ہوا۔ جس میں مستورات اور بچوں نے بھی شمولیت اختیار کی۔ خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے انیس مطالبات کی وضاحت کی۔ سامعین پوری توجہ سے سنتے رہے۔ بالخصوص سادہ زندگی کے متعلق مستورات نے از سر نو اپنے عہد کو تازہ کیا۔ خاکسار: عبد اللہ ایس وی مدرس

سری نگر

۲۸ جون۔ انجمن احمدیہ سری نگر کا ایک اجلاس بمقام فتح کدل تحریک ۱۹ مطالبات کے لئے منعقد ہوا۔ جس میں خواجہ صدر دین صاحب نے تبلیغ بیرون ہند۔ تبلیغ خاص سکیم۔ تبلیغ سرحد۔ وقف رخصت ملازمان وقف رخصت موسمی۔ وقف زندگی اور صاحب پوزیشن اصحاب اپنے نام لیکچر دینے کے لئے دیں۔ پر غلام احمد صاحب نے ریزرو فنڈ کی رقم جمع کرنے پنشنر صاحبان خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ طلبا کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں اور صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کو سلسلہ کے لئے پیش کریں۔ پر غلام نبی صاحب نے بے کار باہر نکل جائیں۔ احباب اپنے ہاتھ سے کام کریں۔ بے کار چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کریں۔ قادیان میں مکان بنانے پر۔ اور مولوی عبد الواحد صاحب نے امانت فنڈ۔ دشمن کے گندہ لٹریچر کے جواب سادہ زندگی اور دعا پر تقریریں کیں۔

سلطان محمود

مردان

۲۸ جون جلسہ بشمولیت جماعت کے مردوں عورتوں۔ اور بچوں کے منعقد کیا گیا۔ امیر جماعت نے افتتاحی تقریر کی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام سنایا محمد عبد اللہ جان صاحب وکیل نے مطالبات کی اہمیت پر تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور آیات قرآنی سے لطیف استدلال کیا۔ ماسٹر نور الحق صاحب نے سادہ زندگی پر بزبان پشتو تقریر کی۔ تا جو مستورات اردو نہیں جانتی تھیں۔ سمجھ لیں بابو محمد الطاف صاحب نے سادہ زندگی پر اردو میں تقریر کی۔ آخر میں جملہ مطالبات کی امیر جماعت نے وضاحت کی۔

خاکسار: محمد یوسف

الہ آباد

۲۸ جون۔ جماعت احمدیہ الہ آباد کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے "حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام مخلصین جماعت کے نام" پڑھ کر سنایا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ اخبار الفضل ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء جس میں حضور نے ۷ مطالبات فرمائے ہیں پڑھ کر سنایا۔ جلسہ میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ خاکسار: اللہ بخش

چک نمبر ۲۷۰ (سندھ)

۲۸ جون۔ جماعت چک نمبر ۲۷۰ (سندھ) کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں میاں مہر الدین صاحب نے مطالبہ نمبر ۱ تا ۸ پر اور خاکسار نے مطالبہ نمبر ۹ تا ۱۹ پر تقریریں کیں۔ تمام احباب نے اپنا عہد تازہ کیا جلسہ میں مستورات اور بچے بھی شامل تھے۔ غیر احمدی احباب بھی تھے۔ خاکسار: غلام محمد

جہلم

۲۸ جون۔ جماعت احمدیہ جہلم کا ایک غیر معمولی جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے مطالبات پر مولوی عبد المغنی صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ خاکسار: عمر دارشاہ

مسلمانوں کے پیٹ کاٹ کر لئے ہوئے روپیہ کے ساتھ احرار کا بیدردانہ سلوک

احراری لیڈروں کی فضول خرچیوں کی ایک مثال

لیڈرانِ احرار نے ہزار ہا روپیہ مسلمانوں سے مختلف ڈھنگوں سے وصول کیا۔ مگر کبھی اس کا حساب نہ دیا اور باوجود شدید مطالبات کے کبھی نہ دیا تا کسی کو یہ معلوم نہ ہو جائے۔ کہ غریب اور نادار مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی احرار کس بے دردی سے استعمال کرتے اور کیسے مسرفانہ رنگ میں اڑاتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم لکھنؤ کے ہوشیار اور با اثر مسلمانوں نے کونسا طریق اختیار کیا۔ کہ لکھنؤ کے احرار ایک تازہ فنڈ کا آمد و خرچ اخبارات کو بھیجنے پر مجبور ہو گئے۔ اس حساب پر معزز معاصر "ہمدم" نے جو تبصرہ کیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک چھوٹی سی رقم کس بے دردی سے صرف کی گئی ہے۔ اور جو لوگ اتنی سی رقم کو اس قسم کی فضول خرچیوں کی نذر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے ہزار ہا روپیہ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہو گا۔ کاش مسلمان اور نہیں تو ان کے شعبہ تبلیغ کے آمد و خرچ کا ہی مطالبہ کریں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک وہ حساب شائع کرنے پر مجبور نہ ہو جائیں۔ معاصر "ہمدم" کا تبصرہ حسب ذیل ہے۔

حلوائی کی دکان اور دادا جی کا فاتحہ

دفتر جماعت احرار سے ابھی ہمارے پاس اس روپیہ کا جمع خرچ آیا ہے۔ جو مدح صحابہ رضؓ کے مقدمہ میں مولانا مشتاق احمد صاحب لدھیانوی کے ذریعہ ہوا۔ اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل آٹھ سو ترسیٹھ روپیہ وصول ہوئے۔ اور یہ سارے کا سارا روپیہ غازی منے خان کے مقدمہ کے اوپر صرف ہو گیا ہم اس قسم کی بحثوں میں کبھی پڑنا نہیں چاہتے۔ اور جو تفصیلات۔ اس حساب میں درج ہیں۔ وہ قومی بے حمیتی کا ایک دردناک قصہ ہے۔ کہ اس کا اظہار ہم کبھی گوارہ نہیں کر سکتے۔ جن لوگوں نے مدح صحابہؓ ڈیفنس کمیٹی میں چندہ دیا۔ ان میں زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جن کو غالباً دو وقت پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہ ہوتا ہو گا۔ لیکن روپیہ جس بے دردی سے صرف کیا گیا ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء کو مہمانوں کے ناشتہ پر عہ بہشتی کو چھڑکاؤ کے لئے عہ دہی ۵ر خربوزہ ۹ر دودھ ۶ر اور تانگہ کے کرایہ میں ۱۲ روپیہ صرف ہوئے۔ یہ رقم شربت وکلاء سگریٹ پان وکلاء کے علاوہ ہے۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو ڈیرہ غازی خاں سے یہاں تک آنے کے لئے ۵۷ روپیہ کرایہ ریل دیا گیا۔ وہ ممکن ہے کہ اس وجہ سے جائز سمجھا جائے۔ کہ ان ہی کے انفاس قدسی کی برکت سے چندہ ہوا۔ لیکن یہ شربت وکلاء و پان سگریٹ وکلاء خدا جانے کیونکر روا سمجھا گیا؟

وکلاء کی بے حمیتی

اس حساب کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چندہ کی رقم زیادہ تر مسٹر والغفورڈ کی فیس میں گئی۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب لکھنؤ میں قابل سے قابل مسلمان بیرسٹر اور وکیل موجود تھے۔ تو مسٹر والغفورڈ کو اس قدر گراں فیس پر مقرر کرنے کی ضرورت کیوں جاری ہوئی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے مذہبی اور قومی مقدمات میں دوسرے مقامات پر نامور سے نامور وکلا بلا فیس کام کرتے ہیں۔ بمبئی میں جب گورنمنٹ نے محرم کے جلوس پر پابندی عائد کی۔ تو قاضی کبیر الدین احمد اور مسٹر کاجی جی جیسے نامور بیرسٹروں نے مہینوں بلا فیس پیروی کی۔ قاضی کبیر الدین صاحب باہر جانے کی فیس پانچ سو روپیہ روز لیا کرتے تھے۔ محرم کے مقدمہ کے دوران میں ان کے کئی مقدمات دہلیا اور جلگاؤں کے ہوئے جن میں موکلوں نے ہزار ہزار روپیہ کی رقم لا کر ان کے پیروں پر ڈال دی۔ مگر انہوں نے بڑی ثابت قدمی سے کہا کہ میں قومی خدمت پر ذاتی نفع کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ اور رقم کو لوٹا دیا۔ کیا لکھنؤ میں کوئی بھی ایسا مسلمان وکیل نہ تھا جو اس مذہبی مقدمہ کی پیروی بلا اخذ فیس کرتا۔ کیا مولوی شفیق الدین۔ مولوی حکیم الدین مسٹر محمد وسیم۔ مسٹر احسان الرحمٰن قدوائی۔ اپنے دل میں اتنی حمیت مذہبی نہ رکھتے تھے۔ کہ وہ مسلمانوں کے ایک مذہبی حق کے تحفظ کے لئے تھوڑی دیر کے لئے کچہری میں جا کر کھڑے ہو جاتے۔ اور بغیر فیس لئے وہ کام کر دیتے۔ جو مسٹر والغفورڈ نے اس قدر روپیہ لے کر کیا۔

پرانی جوتی چکنے ہاتھ

ہم کو یہ دیکھ کر بڑا رنج ہوا۔ کہ اس حساب میں ایک اچھی خاصی رقم تانگہ، وکلاء پان سگریٹ وکلاء شربت وکلاء اور علی الحساب وکلاء کے نذر ہو گئی۔ لیکن ایک چیز جو اس سے زیادہ حیرت خیز ہے وہ کچہری کا خرچ ہے۔ مثلاً خرچ چیف کورٹ میں بیرسٹر صاحب کی فیس تو ایک سو پچیس ہے۔ مگر وکالت نامہ کا خرچ دس روپیہ ہے۔ یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ جب ۲۴ جون کو تحت اپیل وکالت نامہ کے پانچ روپے دیئے جا چکے تھے۔ تو پھر وکالت نامہ کے لئے دس روپیہ کا خرچ کیوں منظور کیا گیا۔ قیمت کتاب قانون کے دس روپیہ حساب میں درج ہیں۔ حالانکہ وکیل یا بیرسٹر صاحب ایک نئی کتاب خریدے بغیر چیف کورٹ کی لائبریری میں قانون ملاحظہ فرما سکتے تھے۔ اسی طرح ٹائپ کرائی اور لکھائی میں جو کثیر رقم دی گئی ہے۔ وہ بھی اگر فرضی نہیں تو بے حد افسوسناک ہے مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے حساب میں سوا روپیہ کرایہ تانگہ موٹر تلاش، درج ہے۔ یہ تانگہ موٹر تلاش کیا ہوتا ہے۔ ہم نے آج تک نہیں دیکھا۔ اسی طرح محرر محمد ایوب صاحب وکیل کو نقل اپیل کے ٹائپ کرنے کے لئے جو ۱۲؍ روپیہ دیئے گئے ہیں وہ بھی ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔

منشی فخر الدین صاحب سابق اسسٹنٹ سیکرٹری نے فٹ نوٹ میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ ۹ر جون کا "ہمدم" دیکھ کر مسلمانوں کی ذہنیت و حالت پر سخت قلق ہوا۔ لیکن ہم منشی صاحب کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم کو حساب دیکھ کر قومی کارکنوں کی فیاضی پر اس سے زیادہ قلق ہوا۔ غازی منے خاں کا مقدمہ کیا ہوا۔ کربلے کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا وکلاء اور محرروں کی بن آئی؟

اسراف

ہم مانتے ہیں کہ مقدمہ بازی ایک گھر پھونک تماشہ ہے۔ اور جو بے چارے عدالت کا مونہہ دیکھتے ہیں وہ تباہ ہو کر رہتے ہیں۔ مگر ہمارا یہ خیال تھا۔ کہ ایک مذہبی مقدمہ میں جو غریبوں کے چندہ سے لڑا جا رہا ہو۔ اہلکاران عدالت بھی ہمدردی کریں گے۔ اور وکلا بھی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وکلا عدالت میں جا کر شربت نہ پئیں۔ یا پان سگریٹ نوش نہ فرمائیں۔ مگر ہمارا یہ خیال تھا۔ کہ یہ اللے تللے غریبوں کے چندہ سے نہ ہوں گے۔ اور جزرسی کفایت شعاری کی پالیسی ضرور ملحوظ رہے گی۔ لیکن مسلمانوں کو اسراف کی ایسی لت ہو گئی ہے۔ کہ کچہری کے کمپاؤنڈ میں پہونچ کر طبیعت یا ہاتھ کو روکنا اور شربت وکلا یا پان سگریٹ وکلاء پر روپیہ نہ اڑانا حیرت خیز ہوتا ہم پوچھتے ہیں۔ کہ جن غریبوں کو دو وقت کھانا نصیب نہیں۔ اور جن کے بال بچوں کے تن پر ثابت کپڑا نہیں ہوتا۔ وہ جب یہ سنیں گے کہ ان کا جمع کیا ہوا روپیہ اس ہمدردی سے شربت وکلاء اور پان سگریٹ وکلاء پر صرف ہوا۔ تو وہ آئندہ کیا اسی فراخدلی سے چندہ دیں گے۔ جس طرح کہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل پر غازی منے خان کے مقدمہ میں انہوں نے دیا۔ اگر مولانا عطاء اللہ شاہ یا مولانا حسام الدین اور اسی طرح کے دوسرے احرار لیڈر کرایہ کی بڑی بڑی رقمیں لئے بغیر نہیں آ سکتے۔ تو ہم ان سے یہ درخواست کریں گے۔ کہ وہ آئندہ ہمارے معاملات میں دخل ہی نہ دیں۔ اور صوبہ کے معاملات صوبہ ہی کے

سندھی اخبار "البشریٰ" کی خریداری کی تحریک

یہ اخبار مسٹر منظور احمد صاحب کی ادارت میں علاقہ سندھ میں اچھا کام کر رہا ہے۔ لیکن تاحال احباب نے اس کی خریداری کی طرف کماحقہ توجہ نہیں کی۔ ضروری ہے۔ کہ سندھ کی جماعتیں خاص طور پر اس مفید رسالہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ درحقیقت احباب سندھ کو چاہیئے۔ کہ اس رسالہ کو مستقل بنانے کے لئے خود بھی اس کے خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو بھی اس کی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(ناظر دعوت وتبلیغ۔ قادیان)

بوٹ ساز کاریگروں کی ضرورت

دارالصناعت فٹ ویر کا کام نہایت سرعت سے بڑھ رہا ہے۔ اور بوٹ و شوز کی مانگ اس قدر زیادہ ہے۔ کہ موجودہ کاریگر اسے پورا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہمارا ارادہ ہے کہ چند ایک نئے کاریگر منگوائے جائیں۔ درخواستیں جلد تر دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست کنندگان کا احمدی ہونا ضروری ہے چال چلن کے متعلق پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق ہونی لازمی ہے۔ کام دیکھ کر انہیں نوکر رکھا جائے گا۔

سکرٹری صیغہ تجارت۔ قادیان

مرگی اور ہسٹیریا کا خاص علاج

اگر دورہ پہلی باری کم نہ ہو یا رک نہ جائے تو قیمت واپس۔ مرگی خواہ کسی قسم کی اور ہسٹیریا دونوں امراض کتنی دیرینہ کیوں نہ ہوں۔ ان کا معجز نما علاج ہے۔ چند دن کے اندر صحت میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ اطمینان کریں۔ علاج شروع کر دیں۔ مفصل ہدایت کے ہمراہ چھپا ہوا ہو گا۔ قیمت دوائی للعہ مریض کی عمر۔ مرض کی مدت و دیگر ضروری باتیں لکھ کر بھیجدیں :- المشتہر ڈاکٹر عبدالرحمٰن ایل۔ ایم۔ پی۔ اینڈ ایل۔ سی۔ پی۔ ایس موگا پنجاب

لت بعدالت جناب شیخ عبدالحمید صاحب سب جج درجہ چہارم بھکر

نمبر مقدمہ ۳۴۳ ۶ سال ۱۹۳۶ء

سلطان ولد سوہاندا ذات نائی سکنہ چاہ راہدری والہ داخلی غلاماں تحصیل بھکر

بنام

حیات خان ولد فتح خان ذات پٹھان سکنہ چاہ فتح خان والہ داخلی غلاماں۔ حسو ولد گل حسن ذات جٹ راہداری سکنہ چاہ رہدار یا نوالہ۔ خالقہ ولد خانہ ذات موچی ساکن چاہ موچیا نوالہ۔ محمد نواز خان ولد مقرب خان سکنہ چاہ ذمر والہ۔ حاجی امیر محمد خان ولد مہر خان ذات پٹھان بلچ ساکن چاہ حسن والہ داخلی غلاماں تحصیل بھکر مدعا علیہم بذاتہم و نیز بطور نمائندگان دیگر مالکان موضع غلاماں مندرجہ بہ ثبت مشمولہ عرضی دعوے دلائے استقرار یہ بدیں مضمون کہ مدعی اراضی کھیوٹ ۴۲/۲۰ کھتونی ۶۴۳/۶ خسرہ ۲۰۳۵ تعدادی ۲ کنال ۱۲ مرلہ مندرجہ جمعبندی بندوبست قانونی دوم واقع موضع غلاماں جس کو جمعبندی سال ۳۲-۱۹۳۱ء میں اراضی کھیوٹ ۴۴/۵۰ کھتونی ۲۳/۲۷ خسرہ ۸۱۱۹ تعدادی ۲ کنال ۱۲ مرلہ از آں ۲ کنال واقع موضع غلاماں سے ظاہر کیا گیا ہے کا مالک ادنیٰ ہے۔ اور اس کے حصہ شاملات بموجب حصص حسب رسید کھیوٹ لینے کا مستحق ہے :

اندریں مقدمہ مدعی نے دعوے استقرار یہ برخلاف مدعا علیہم مندرجہ فہرست دائر کیا ہے۔ اور درخواست زیر آرڈر ۱ رول ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی بدیں مضمون دی ہے۔ کہ ۵ مدعا علیہم مذکورہ بالا کو بذاتہم و نیز بطور نمائندگان منجانب تمام دیگر مدعا علیہم مندرجہ فہرست پیروی مقدمہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ لہذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۱ رول ۸ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی مالک مندرجہ فہرست منسلکہ عرضی دعوے کو مدعا علیہم کے نمائندہ بنائے جانے میں اعتراض ہے۔ تو ۱۷/۷/۳۶ کو عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیش کرے۔ ۲۰/۶/۳۶

(مہر عدالت) دستخط حاکم

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو | اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو | دشمن کا بھی جہاں میں گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں یا حمل گر جاتا ہو اس کو اکسیر ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یک مشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں نیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کرشمہ کو آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے ۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخسار دل کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بارہ دن کرشمہ پندرہ سالہ جوان بنگئے۔ یہ نہایت مقوی دوائی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی ۶ دو روپے (نوٹ) فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ :- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

الفضل کا ہر خریدار

اپنے پاس پستول رکھ سکتا ہے

ہمارے پستول پر حکومت ہند کی طرف سے کوئی لائسنس نہیں ہے

کیونکہ ہمارے پستول سے اگر فیر کیا جائے تو سامنے والا مرتا نہیں ہے، لیکن اتنا بدحواس ہو کر بھاگتا ہے کہ اس کے اوسان ٹھیک نہیں رہتے اس پستول کی آواز اتنی خوفناک ہے کہ دشمن اسے اصلی پستول سمجھ کر فرار ہو جاتا ہے، ہمارے پستول کی صورت بھی بہت ڈراؤنی ہے۔ جو لوگ جنگلوں میں رہتے ہوں یا جنہیں چور ڈاکوؤں کا خطرہ ہو انہیں یقیناً یہ پستول اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ وقت پر لاکھوں روپے کا کام دیتا ہے اگر آپ دشمنوں میں گھر جائیں تو جیب سے نکال کر اس کا صرف ایک فیر کر دیجئے، دشمن ہوا ہو جائیں گے جنگلی جانور اس پستول سے بری طرح گھبرا کر بھاگتے ہیں۔

صوبہ بنگال اور برما اور بہار، اڑیسہ کے باشندے ہرگز یہ پستول نہ منگائیں ان تینوں علاقوں میں اس پستول کے رکھنے کی ممانعت ہے کیونکہ ان علاقوں کے باشندے اس پستول سے لوگوں کو خواہ مخواہ ڈرایا دھمکایا کرتے تھے۔ اس لئے حکومت نے ان تینوں علاقوں میں یہ پستول رکھنے کی ممانعت کر دی باقی تمام ہندوستان میں اور تمام دیسی ریاستوں میں ہر شخص ہمارا بھیجا ہوا پستول اپنے پاس پوری آزادی کیساتھ رکھ سکتا ہے۔ اور پوری آزادی کیساتھ استعمال کر سکتا ہے۔ اور اس پستول کیساتھ ہم ایک سو کارتوس مفت دیتے ہیں۔ اس کے بعد جب کبھی کارتوس کی ضرورت ہو تو ہم سے ایک روپے کے چھ درجن (۷۲) کارتوس منگا لیا کیجئے۔ ایک وقت میں پستول میں دس کارتوس رکھے جاتے ہیں۔ اور پھر ایک دو دفعہ کے بعد دس دفعہ فائر کر سکتے ہیں۔

آپ بھی ہم سے پستول منگا کر اپنے پاس رکھئے

اگر ناظرین میں سے کسی نے ابھی تک یہ پستول نہ خریدا ہو تو اسے ضرور خرید لینا چاہیئے۔ بہت کام کی چیز ہے، ایسی چیزیں بار بار نہیں ملا کرتیں جان و مال کی حفاظت کے لئے بغیر لائسنس کے آپ کو پستول خریدنے کا موقع مل رہا ہے۔ اسے ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔ اور آج ہی سب سے پہلی فرصت میں "منیجر یونائیٹڈ میڈیکل سروس دریا گنج دہلی" کے پتہ پر خط لکھکر یہ خوفناک پستول منگا لیجئے، تاکہ آپ بھی اسے اپنے پاس رکھ سکیں اور وقت پر کام لیں۔ قیمت ایک عدد پستول معہ سو کارتوس چار روپے (للعہ) پارسل پر آٹھ آنے محصول ڈاک خرچ ہو گا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ انجمن اسلامیہ کی استدعا پر گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے کہ مسجد شاہ چراغ کے ساتھ لیگل ریممبرنسر کا جو دفتر ہے۔ اسے بھی انجمن کے حوالہ کر دے لیکن دفتر سے ملحق باغ اور سیشن کورٹ اور نابھہ روڈ کے درمیان کا قطعہ اراضی نہیں دیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب انجمن اسلامیہ سے چند شرائط طلب کر رہی ہے۔ جن کے ماننے پر یہ عمارت حوالہ انجمن کی جائے گی۔ شرائط یہ ہیں۔ (۱) کہ زمین اور عمارت کو سوائے مذہبی امور کے اور کسی مطلب کے لئے بلا منظوری گورنمنٹ استعمال نہیں کیا جائے گا۔ اور اس میں کوئی سیاسی جلسے یا تقریریں نہ ہوں گی۔ (۲) پنجاب گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر اس پر کوئی عمارت نہ بنائی جائے گی۔ (۳) اس زمین پر کوئی دکانیں یا آمدنی والی جائداد نہ بنائی جائے گی۔ انجمن اسلامیہ ان شرائط کے متعلق غور کر رہی ہے۔

لاہور ۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ میاں سر فضل حسین صاحب کی حالت پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔

بصرہ (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ عراق ریلوے کا جو معاہدہ برطانیہ اور حکومت عراق کے درمیان ہوا تھا۔ اس کے متعلق برطانوی پارلیمنٹ نے منظوری دیدی ہے۔ اب اس معاہدہ پر شاہ عراق دستخط کر دیں گے۔ اس کے بعد ریلوے کی ملکیت حکومت عراق کے ہاتھ میں چلی جائیگی۔

شملہ ۷ جولائی۔ آج پارلیمنٹ برطانیہ میں دو مسودات پیش کئے گئے۔ ایک آرڈر ان کونسل اور دوسرا عدن کی ہندوستان سے علیحدگی سے تعلق رکھتا ہے۔ عدن کو یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اور اسے علیحدہ مستعمراتی حکومت کا درجہ دیا جائیگا عدن میں ایک گورنر ہوگا۔ اور ایک اگزیکٹو کونسل قائم کی جائے گی۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) ٹرکی کے علاقہ میں ایک مقام پر جو ٹرکی اور عراق کی سرحد پر واقع ہے۔ پیٹرول کے جدید چشمے برآمد ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان فواروں کے ذریعہ زمین کا تیل ۲۰ گز اونچا ہوا میں اچھلتا ہے۔

بمبئی ۷ جولائی۔ آج صبح روئی کے ایک کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ جس سے ایک لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا پورے چار گھنٹے تک فائر انجنوں کے ذریعہ شعلوں سے مقابلہ ہوتا رہا۔ آگ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ کارخانہ اور مال بیمہ شدہ تھے۔

گورداسپور ۷ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دریائے راوی کے ایک معاون دریائے مستو میں ۲۰ اشخاص ڈوب گئے۔ کہا جاتا ہے کہ مسافروں سے بھری ہوئی ایک کشتی وسط دریا میں ملاحوں کے قابو سے باہر ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۰۴ اشخاص دریا میں گر گئے۔ لیکن ان میں سے بیس کو بچا لیا گیا۔

کابل (بذریعہ ڈاک) کابل میں توپیں بنانے کی ایک جدید فیکٹری کھولی گئی ہے۔ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ مڈل سکولوں سے ایک سو لڑکوں کو جن کی عمر ۲۰ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ اس فیکٹری میں کام سیکھنے کے لئے داخل کیا جائے۔

لاہور ۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے مجلس احرار لکھنؤ کے کارکنان مشتاق۔ منے خان اور یونس کو کسی شرارت اور فتنہ انگیزی کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۷ جولائی۔ گذشتہ فروری میں جاپان میں جو فوجی غدر رہو سکا تھا۔ اس کے دوران میں کئی سربرآوردہ جاپانی سیاستدان باغیوں کے ہاتھوں میں مارے گئے تھے۔ باغیوں کو سزائیں دینے کے لئے سرکاری طور پر ایک فوجی عدالت کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اس فوجی عدالت نے آج مقدموں کی سماعت ختم کر دی ہے۔ چنانچہ ۱۲۳ آدمیوں کو مختلف سزائیں دی گئی ہیں۔ ان میں سے ۱۷ کو سزائے موت کا حکم دیا گیا ہے۔

بیت المقدس ۷ جولائی۔ میسلہ کے عربوں نے گولیاں چلا کر ایک لفٹنٹ اور ایک سپاہی کو مجروح کیا۔ یافا کے نزدیک ایک تھانہ میں بم پھٹنے سے ایک یہودی اور دو سرکاری ملازم مجروح ہوئے۔ یافہ میں تین عیسائیوں کے قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یافہ اور بیت المقدس میں جو دوکانیں کھل گئی تھیں۔ پھر بند ہو رہی ہیں حکومت بغاوت کے انسداد کے لئے سخت تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ ایک برطانوی تباہ کن جہاز ساحل کی حفاظت کر رہا ہے۔

شملہ ۷ جولائی۔ پنڈت مالویہ ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند سے دوسری ملاقات اس ہفتہ کریں گے۔ "ملاپ" ۹ جولائی لکھتا ہے۔ کہ وائسرائے ہند گاندھی جی سے بھی ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور مالویہ جی میں آئندہ انتخاب کے سلسلہ میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ کانگرس اور نیشنلسٹ پارٹی میں مقابلہ نہیں ہوگا

روما ۷ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اٹلی اس وقت تک ڈینیوب کانفرنس میں شریک نہیں ہوگا۔ جب تک کہ بحیرہ روم میں برطانیہ اور فرانس کے باہمی حفاظتی معاہدے قائم ہیں۔ علاوہ ازیں سیاسی حلقے متعلقہ حکومتوں کو متنبہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ یہ خیال نہ کریں۔ کہ سوئٹزرلینڈ میں جو فیصلہ ہوگا اٹلی اسے قبول کرے گا۔

بیت المقدس۔ مرکزی فلسطین کے کوہستان میں انگریزی فوجیں عربوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے لاسلکی اور طیارے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلح کاریں بھی موجود ہیں۔ جن میں ریڈیو لگے ہوئے ہیں۔

قاہرہ ۷ جولائی۔ انگلستان اور مصر میں ایک معاہدہ کی تشکیل کے سلسلہ میں جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ تمام مشکل مراحل سے گزر چکی ہے۔ اور فوجی مسائل کے متعلق تمام اہم امور پر جانبین کا اتفاق ہو گیا ہے۔ عنقریب عہد نامہ کی شرائط مرتب کر لی جائیں گی۔

لنڈن۔ ۷ جولائی۔ مالٹا سے "ٹائمز" کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اطالوی پروپیگنڈا پر مزید پابندیاں لگا دی ہیں۔ مالٹا کے لڑکوں کو اطالوی سکولوں میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ گورنمنٹ نے یہ اقدامات ایک ایڈووکیٹ کے مقدمہ کے انکشافات کے سلسلہ میں کئے ہیں۔ جس کو برطانیہ کے بحری راز حاصل کرنے کی کوشش کے سلسلہ میں سزا دی گئی۔ اس نے اپنے بیان میں کہا تھا۔ کہ اطالوی قونصل جنرل نے اسے کہا تھا کہ وہ برطانوی بحری راز جاننے کے لئے کافی معاوضہ دینے کو تیار ہے۔

دہلی ۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ گاڑی بانوں اور تانگہ والوں کی ہڑتال آج ختم ہو جائے گی۔ چیف کمشنر دہلی نے حکومت سے اس امر کی منظوری لے لی ہے۔ کہ ربڑ ٹائر گاڑیوں کے متعلق قانون کا نفاذ ملتوی کر دیا جائے۔ اس قانون میں نئی دہلی کی بعض سڑکوں پر گاڑیوں کی آمد و رفت ممنوع قرار دی گئی تھی۔ آخری اطلاع مظہر ہے کہ تانگہ ڈرائیوروں نے ہڑتال ختم کر دی ہے

لنڈن ۷ جولائی۔ حبشی سفیر مقیم لنڈن نے پبلک کے نام اپیل جاری کی ہے۔ کہ حبشہ کے مغربی حصہ کے تحفظ اور اس کے نظم و نسق کے لئے ۲۰ لاکھ پونڈ جمع کیا جائے حبشہ کے اس حصہ پر ابھی تک اٹلی نے قبضہ نہیں کیا۔

لنڈن ۷ جولائی۔ شاہ نجاشی جنیوا سے واپس لنڈن پہنچ گیا ہے۔

میڈرڈ ۷ جولائی۔ میڈرڈ میں بغاوت کی سازش کرنے کے سلسلہ میں سپین کے مختلف حصوں میں ایک ہزار فسطائی گرفتار کئے گئے۔

امرتسر ۷ جولائی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۸ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے۔ سونا دیسی ۵۴ روپے ۳ آنے چاندی دیسی ۴۹ روپے ۲ آنے ہے۔

ٹوکیو ۷ جولائی۔ چند روز پیشتر یاکوکو میں ایک ہندوستانی جوہری گرفتار ہو گیا تھا۔ برطانوی سفیر ٹوکیو نے اسے فوراً آزاد کرنے کی درخواست کی ہے اندازہ کیا جاتا ہے کہ یہ مطالبہ اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ۔۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی